از عدالتِ عظمیٰ

سیٹھ بنارسی داس (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے

بنام

دی دسٹرکٹ مجسٹریٹ اینڈ کلیکٹر، میرٹھ و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 08 فروری 1996

[ایم ایم پنچھی اور سجاتا وی منوہر، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 - دفعہ 47 - نیلامی فروخت - دعویٰ کے نفاذ، ادائیگی یا تکمیل سے متعلق اعتراض - فروخت کے ذریعے نفاذ کے ساتھ آگے بڑھنے سے پہلے نفاذ کے انچارج افسر کے ذریعہ اس کا تعین کرنا - اعتراضات پر عدالتی فیصلہ سنائے بغیر نیلامی کی فروخت کے ساتھ آگے بڑھنا - مادی بے ضابطگی - فروخت کو ذائل کرتا ہے۔

اپیل کنندہ شوگر مل کا پٹہ دار تھا۔ گنوں کا محصول، بکری ٹیکس اور ملوں کے دیگر سرکاری واجبات کے سلسلے میں، کلکٹر نے اپیل کنندہ کے خلاف اپنی ذاتی حیثیت میں وصولی کا سرٹیفکیٹ جاری کیا۔ اپیل کنندہ کچھ ایکویٹی حصص اور ترجیحی حصص کا مالک ہونے کی وجہ سے ان حصص کو عوامی نیلامی کے ذریعے فروخت کرنے کی کئی کوششیں کی گئیں۔ اس کے بعد، تحصیلدار کی طرف سے اپیل گزار پر یو۔ پی۔ زمیندار کے خاتمے اور زمینی اصلاحات ایکٹ، 1950 کی دفعہ 280 کے تحت ایک حوالہ جاری کیا گیا، جس میں اس سے کہا گیا کہ وہ 50,42,523 روپے کی رقم ادا کرے جس میں ناکام ہونے پر اس کی جائیداد ضبط کر کے فروخت کر دی جائے گی۔ اپیل کنندہ کی طرف سے یہ کہتے ہوئے اعتراضات اٹھائے گئے کہ جن حصص کے لیے نیلامی کا نوٹس دیا گیا تھا وہ پہلے ہی ایک بینک کے پاس گروی رکھے گئے تھے اور کلکٹر کے بازیابی سرٹیفکیٹ میں مذکور رقم بقایا نہیں تھی، کلکٹر اور/یا سیلز آفیسر نے ان کا فیصلہ نہیں کیا۔ اس کے بعد، فروخت افسر کی طرف سے فروخت کا بیان جاری کیا گیا اور اس کے مطابق نیلامی فروخت کا انعقاد کیا گیا جب اپیل کنندہ کے حصص کی نیلامی کی گئی۔ نیلامی کی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

فروخت پر دائر اعتراضات کی اجازت دی گئی اور نیلامی کی فروخت کو کالعدم قرار دے دیا گیا اور اس لیے ضلع مجسٹریٹ نے اسے خارج کر دیا۔ نیلامی کے خریداروں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے رٹ پٹیشن دائر کی۔ کلکٹر نے اپیل کنندہ کے ساتھ ساتھ نیلامی کے خریداروں کو فریقین کو دوبارہ سننے کے لیے نوٹس جاری کیا۔ اپیل کنندہ نے کلکٹر کو اپنے حکم کا جائزہ لینے یا اسے واپس لینے سے روکنے کے لیے ایک رٹ پٹیشن دائر کی۔ ان دونوں رٹ پٹیشنوں کو ایک مشترکہ فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا گیا۔ عدالت عالیہ نے نیلامی کی فروخت کے جواز کو برقرار رکھا۔ یہ اپیلیں عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف دائر کی گئی تھیں۔

اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ نیلامی کی فروخت غلط تھی کیونکہ نیلامی کے خریداروں نے نیلامی کی فروخت کی تاریخ کو خریداری کی مکمل قیمت جمع نہیں کی تھی اور حصص منسلک ہونے پر اس کی طرف سے مجوزہ نیلامی کی فروخت پر اٹھائے گئے اعتراضات اور یہ اعتراضات جو رقم کی ادائیگی کے لیے اپیل کنندہ کی ذمہ داری کی جڑ تک جاتے ہیں نیلامی کی فروخت کے وقت زیر التوا تھے۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. فوری معاملے میں نیلامی کے خریداروں نے فروخت کرنے والے افسر کی ہدایت کے مطابق خریداری کی قیمت جمع کروائی تھی اور اس کی رسید بھی جاری کی گئی تھی۔ لہذا نیلامی کی فروخت کو اس بنیاد پر غلط نہیں ٹھہرایا جا سکتا کہ نیلامی کے خریداروں نے نیلامی کی فروخت کی تاریخ کو خریداری کی مکمل قیمت جمع نہیں کی تھی۔

1.2. کوئی نیلامی جو اعتراضات کا فیصلہ کیے بغیر منعقد کی جاتی ہے وہ قانون کے مطابق غلط ہے۔ بازیابی کی کارروائی مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت نفاذ کی کارروائی کے مساوی ہے۔ مذکورہ حصص کی ضبطی اور فروخت پر اعتراضات مقروض نے اٹھائے تھے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 47 کے تحت، دعووں کی تکمیل، خارج یا اطمینان سے متعلق فریقین کے درمیان پیدا ہونے والے تمام سوالات کا تعین فروخت کے ذریعے عمل درآمد کے ساتھ آگے بڑھنے سے پہلے عمل درآمد کے انچارج افسر کے ذریعے کیا جانا ضروری تھا۔ پہلے مدعا علیہ نے ان اعتراضات کا پہلے فیصلہ نہ کرنے کی کوئی وضاحت نہیں دی ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ کا یہ مشاہدہ درست نہیں تھا کہ اعتراضات کا فیصلہ بعد کی تاریخ میں ان حصص کی فروخت کے بعد بھی کیا جا سکتا ہے جن سے اعتراضات متعلق تھے۔ اعتراضات پر فیصلہ سنائے بغیر نیلامی کی فروخت کے ساتھ آگے بڑھنا ایک مادی بے ضابطگی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے جو فروخت کو ذائل کرتی ہے۔اس طرح اپیل کنندہ نے اپنے اعتراضات کا قانون کے مطابق فیصلہ کرنے کا اپنا قیمتی حق کھو دیا تھا۔اعتراضات نیلامی کی فروخت سے بہت پہلے اٹھائے گئے تھے اور ان کا فیصلہ نیلامی کی فروخت سے پہلے ہونا چاہیے تھا۔ایسا کرنے میں ناکامی نے فروخت کو ذائل کر دیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1644-1645، سال 1980۔

سی متفرق ڈبلیو پی نمبر 879 اور 4973، سال 1974 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 8.5.78 کے فیصلے اور حکم سے۔

جی ایل سنگھی، ایس کے ڈھولکیا، ہری شنکر، روہت ٹنڈن، اوما دتا، کے کے جین، مس عائشہ کھتری، پرمود دیال، ایس کے گپتا، اروند منوچا، منوج گوئل، مس ابھا آر شرما، حاضر فریقین کے وکیل۔

عدالت کا فیصلہ سنایا گیا:

محترمہ سجاتا وی منوہر، جسٹس-اصل اپیل کنندہ سیٹھ بنارسی داس ریاست اتر پردیش میں ایس بی شوگر ملز، بجنور کے پٹہ دار تھے۔ایس بی شوگر ملز، بجنور کے گنے کے محصول، بکری ٹیکس اور دیگر سرکاری واجبات کے سلسلے میں، کلکٹر، بجنور نے اپیل کنندہ کے خلاف اپنی ذاتی حیثیت میں 61,48,674.21 روپے کی وصولی کا سرٹیفکیٹ جاری کیا۔اپیل کنندہ میسرز جسونت شوگر ملز لمیٹڈ، میرٹھ میں 10 روپے کی ظاہری قیمت کے 94,320 ایکویٹی حصص اور 100 روپے کی ظاہری قیمت کے 2,260 ترجیحی حصص کا مالک تھا۔میسرز جسونت شوگر ملز کے کمپنی سکریٹری کو ایک ممنوعہ حکم موصول ہوا جس میں اسے مذکورہ کمپنی میں اپیل کنندہ کے پاس موجود 94,320 ایکویٹی حصص اور 2,260 ترجیحی حصص کی منتقلی کی اجازت دینے سے روک دیا گیا۔کمپنی سکریٹری نے 6 فروری 1971 کو کلکٹر کو لکھے اپنے خط میں بتایا کہ ممنوعہ حکم موصول ہونے کی تاریخ یعنی 14 جنوری 1971 کو صرف 25,150 ایکویٹی حصص اور 2,260 ترجیحی حصص اپیل گزار کے نام تھے۔انہوں نے مذکورہ خط کے ذریعے کلکٹر کو مزید مطلع کیا کہ یہ حصص انہیں اورینٹل بینک آف کامرس لمیٹڈ، میرٹھ کنٹونمنٹ سے اپنے نام پر منتقلی کے لیے موصول ہوئے تھے،اور یہ کہ یہ حصص پہلے ہی مذکورہ بینک کے ساتھ گروی رکھے گئے تھے۔اورینٹل بینک آف کامرس لمیٹڈ سے میسرز جسونت شوگر ملز کو موصول ہونے والے خطوط کی کاپیاں بھی مذکورہ خط کے ساتھ منسلک تھیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس کے بعد، 31.7.1972 پر تحصیلدار، میرٹھ کی طرف سے اپیل گزار پر یو پی زمیندار کے خاتمے اور زمینی اصلاحات ایکٹ، 1950 کی دفعہ 280 کے تحت ایک حوالہ جاری کیا گیا جس میں اس سے کہا گیا کہ وہ 50,42,523 روپے کی رقم ادا کرے جس میں ناکام ہونے پر اس کی جائیداد، دیگر باتوں کے ساتھ، منسلک اور فروخت کی جائے گی۔ اس کے بعد، اپیل کنندہ نے سیل آفیسر کے سامنے دعوی کی گئی رقم پر مختلف اعتراضات اٹھاتے ہوئے اپنے اعتراضات درج کروائے اور یہ بھی نشاندہی کی کہ جن حصص کے لیے نیلامی کا نوٹس دیا گیا تھا وہ پہلے ہی اورینٹل بینک آف کامرس لمیٹڈ، میرٹھ اور پنجاب کو آپریٹو بینک، نئی دہلی کے ساتھ گروی رکھے گئے تھے۔ اعتراضات کا ایک اور مجموعہ دوبارہ اپیل کنندہ کی طرف سے آفیسر انچارج، کلکٹر آفس، میرٹھ کے سامنے 13.8.1973 پر دائر کیا گیا۔ ان اعتراضات میں، دیگر باتوں کے ساتھ، کہا گیا ہے کہ بجنور کے کلکٹر کے بازیابی سرٹیفکیٹ میں مذکور 61,48,674.21 روپے، کی رقم بقایا نہیں تھی؛ کہ 49,67,101.25 روپے، کی رقم کلکٹر، بجنور نے پنجاب نیشنل بینک، بجنور کے بذریعے پہلے ہی وصول کر لی تھی اور ایک نظر ثانی شدہ بازیابی سرٹیفکیٹ بھی جاری کیا گیا تھا۔ انہوں نے دعوی کیا کہ اس وقت تک مکمل صحت یابی عمل میں آچکی تھی۔ انہوں نے مذکورہ حصص کی فروخت پر اپنے اعتراضات کا بھی اعادہ کیا۔ ان میں سے کسی بھی اعتراض کا فیصلہ کلکٹر اور / یا سیل آفیسر نے نہیں کیا۔ اس دوران، مذکورہ حصص کو عوامی نیلامی کے ذریعے فروخت کرنے کی کئی کوششیں کی گئیں۔ تاہم ان میں سے کوئی بھی کوشش کامیاب نہیں ہوئی کیونکہ کوئی بھی ان حصص کو خریدنے کے لیے آگے نہیں آیا۔

24.11.1973 پر سیل آفیسر کی طرف سے 61,48,674.21 روپے، کی وصولی کے لیے فروخت کا بیان جاری کیا گیا تھا، جس میں نیلامی کی فروخت کی تاریخ 2 جنوری 1974 مقرر کی گئی تھی۔ اس بیان کے مطابق، 2 جنوری 1974 کو نیلامی فروخت کا انعقاد کیا گیا جب اپیل کنندہ کے پاس میسرز جسونت شوگر ملز لمیٹڈ میں 10 روپے کی ظاہری قیمت کے 94, حصص 20 ایکویٹی شیئر اور 100 روپے کی ظاہری قیمت کے 2,260 ترجیحی حصص روپے میں نیلام کیے گئے۔ روپے 2,90,000 کی سب سے زیادہ بولی جو قبول کی گئی تھی، مشترکہ طور پر سیٹھ ہیرالال اور شیوراج گپتا کی تھی، یہاں جواب دہندگان 2 اور 3۔ نیلامی کی کل رقم میں سے 75,000 روپے کی رقم نیلامی کے خریداروں نے نیلامی کی تاریخ کو تحصیلدار میرٹھ کے پاس جمع کروائی تھی۔ 5 جنوری 1974 کو نیلامی کے خریداروں نے سیل آفیسر کو ایک خط لکھا جس میں پوچھا گیا کہ انہیں بقایا رقم کہاں جمع کرنی چاہیے۔ سیل آفیسر کی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہدایت کے مطابق نیلامی کے خریداروں نے روپے کی بقایا رقم 2,15,000 تحصیلدار میرٹھ میں 7 جنوری 1974 کو جمع کرائی۔

11 جنوری 1974 کو اپیل کنندہ نے میرٹھ کے کلکٹر کے سامنے نیلامی کی فروخت پر اعتراضات دائر کیے۔14 جنوری 1974 کو اورینٹل بینک آف کامرس نے بھی میرٹھ کے کلکٹر کے سامنے نیلامی کی فروخت پر اعتراضات دائر کیے۔16 جنوری 1974 کو ضلع مجسٹریٹ میرٹھ نے نیلامی کی فروخت کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اسے الگ کرنے کا حکم جاری کیا۔اس کے بعد نیلامی کے خریداروں نے 16 جنوری 1974 کے ضلع مجسٹریٹ کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے الہ آباد عدالت عالیہ کے سامنے رٹ پٹیشن نمبر 879، سال 1974 دائر کی۔اس دوران کلکٹر نے بظاہر اپنی غلطی کا احساس کرتے ہوئے اپیل کنندہ کے ساتھ ساتھ نیلامی کے خریداروں کو 13 مارچ 1974 کو اس کے سامنے پیش ہونے کا نوٹس جاری کیا۔اس کے بعد، کلکٹر نے اگست 1974 میں مختلف تاریخوں پر فریقین کو سنا۔تاہم، اس سے پہلے کہ وہ حتمی احکامات جاری کر سکے، اپیل کنندہ نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ کلکٹر کو 16 جنوری 1974 کے اپنے حکم کا جائزہ لینے یا اسے واپس لینے سے روکنے کے لیے الہ آباد عدالت عالیہ کے سامنے رٹ پٹیشن نمبر 4963، سال 1974 کے نام سے ایک رٹ پٹیشن دائر کی۔اس سلسلے میں عدالت عالیہ کی جانب سے ایک عبوری حکم جاری کیا گیا۔ان دونوں درخواستوں کی ایک ساتھ سماعت کی گئی اور ایک مشترکہ فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا گیا۔عدالت عالیہ نے 2 جنوری 1974 کو ہونے والی نیلامی فروخت کے جواز کو برقرار رکھا ہے۔موجودہ اپیلیں ان دو رٹ پٹیشنوں میں عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم سے ہیں۔

اپیل کنندہ کی پہلی دلیل ہے کہ نیلامی کی فروخت غلط ہے کیونکہ نیلامی کے خریداروں نے نیلامی کی فروخت کی تاریخ کو خریداری کی مکمل قیمت جمع نہیں کی تھی۔نیلامی کی فروخت یو۔پی۔ زمیندار کے خاتمے اور زمینی اصلاحات ایکٹ، 1950 کی توضیعات کے تحت منعقد کی گئی تھی۔اس ایکٹ کی دفعہ 279 کے تحت، بقایاجات مالیہ کسی بھی بقایاجات کی وصولی، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، مقروض کی منقولہ جائیدادوں کو ضبط کرکے اور فروخت کرکے کی جاسکتی ہے۔دفعہ 282 کے تحت، منقولہ جائیداد کی ہر ضبطی اور فروخت فی الحال نافذ قانون کے مطابق دیوانی عدالت کی ڈگری پر عمل درآمد میں منقولہ جائیداد کی ضبطی اور فروخت کے لیے کی جائے گی۔دفعہ 341 کے تحت، جب تک کہ دوسری صورت میں واضح طور پر فراہم نہ کیا جائے، مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کی توضیعات، دیگر باتوں کے ساتھ، اس ایکٹ کے تحت کارروائی پر لاگو ہوں گی۔یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ اپیل

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کنندہ کے حصص کی ضبطی اور فروخت مجموعہ ضابطہ دیوانی توضیعات کے مطابق ہونی چاہیے۔ آرڈر XXI قاعدہ 77 عوامی نیلامی کے ذریعے قابل منتقلی جائیداد کی فروخت کے لیے فراہم کرتا ہے۔ یہ فراہم کرتا ہے:

"(1) جہاں منقولہ جائیداد عوامی نیلامی کے ذریعے فروخت کی جاتی ہے، ہر لاٹ کی قیمت فروخت کے وقت یا اس کے فوراً بعد ادا کی جائے گی جیسے ہی افسر یا فروخت کا حامل دوسرا شخص ہدایت کرتا ہے، اور ادائیگی نہ کرنے پر جائیداد کو فوری طور پر دوبارہ فروخت کیا جائے گا۔

2. خریداری کی رقم کی ادائیگی پر، افسر یا فروخت کا حامل دوسرا شخص اس کی رسید دے گا اور فروخت مطلق ہو جائے گی۔"

لہذا، فروخت کرنے والے افسر کے پاس قیمت ادا کرنے کے لیے وقت دینے کا اختیار ہوتا ہے۔ اس طرح کی سہولت کی عدم موجودگی میں نیلامی کے خریدار کو فروخت کے وقت پوری قیمت ادا کرنی ہوگی، بصورت دیگر جائیداد دوبارہ فروخت کی جائے گی۔ جواب دہندگان 2 اور 3 نے 2 جنوری 1974 کا سیل آفیسر کا حکم پیش کیا ہے جس میں انہوں نے جواب دہندگان 2 اور 3 کو فروخت کی قیمت کا تقریباً ایک چوتھائی حصہ فوری طور پر خزانے میں جمع کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اس نے خریداروں کو بقایا رقم ادا کرنے کے لیے وقت دیا ہے۔ جواب دہندگان 2 اور 3 نے اس کے مطابق 2 جنوری 1974 کو 75,000 روپے جمع کرائے۔ 5 جنوری 1974 کو سب ڈویژنل آفیسر / سیل آفیسر نے نیلامی کے خریداروں کو بقیہ رقم خزانے میں جمع کرنے کی ہدایت کی، 6 جنوری 1974 کو اتوار تھا۔ 7 جنوری 1974 کو نیلامی کے خریداروں نے فروخت کی قیمت کی بقایا رقم تحصیل میرٹھ کے ذیلی خزانے میں جمع کروائی اور انہیں سب ڈویژنل آفیسر / سیل آفیسر کی طرف سے ایک رسید جاری کی گئی۔ لہذا نیلامی کے خریداروں نے فروخت کرنے والے افسر کی ہدایت کے مطابق خریداری کی قیمت جمع کر دی ہے اور اس کی رسید بھی جاری کر دی گئی ہے۔ اس لیے نیلامی کی فروخت کو اس بنیاد پر غلط نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

تاہم، اپیل کنندہ کا دوسرا اعتراض قبول کرنے کا حقدار ہے۔ ان کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا ہے کہ جب حصص منسلک کیے گئے تو ان کی طرف سے مجوزہ نیلامی کی فروخت پر دو قسم کے اعتراضات اٹھائے گئے تھے۔ فروخت پر یہ اعتراضات نیلامی کی فروخت کے وقت زیر التواء تھے۔ یہ اعتراضات بازیابی سرٹیفکیٹ کے تحت رقم کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ فروخت کیے جانے والے مجوزہ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حصص کی فروخت کی اہلیت کے لیے اپیل کنندہ کی ذمہ داری کی جڑ تک جاتے ہیں۔ ان اعتراضات پر نیلامی کی فروخت سے پہلے فیصلہ ہونا چاہیے تھا۔ کوئی نیلامی جو اعتراضات کا فیصلہ کیے بغیر منعقد کی جاتی ہے وہ قانون کے مطابق غلط ہے۔ بازیابی کی کارروائی مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت نفاذ کی کارروائی کے مساوی ہے۔ مذکورہ حصص کی ضبطی اور فروخت پر اعتراضات مقروض نے اٹھائے تھے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دفعہ 47 کے تحت، دعووں کی تکمیل، خارج یا اطمینان سے متعلق فریقین کے درمیان پیدا ہونے والے تمام سوالات کا تعین فروخت کے ذریعے عمل درآمد کے ساتھ آگے بڑھنے سے پہلے عمل درآمد کے انچارج افسر کے ذریعے کیا جانا ضروری تھا۔ اعتراضات، مثال کے طور پر، اس رقم سے متعلق ہیں جس کا دعوی بازیابی سرٹیفکیٹ میں کیا گیا ہے۔ اپیل کنندہ کے مطابق وصولی سرٹیفکیٹ میں مذکور رقم درست نہیں تھی کیونکہ بعد میں حوالہ مختلف رقم کے لیے تھا۔ اپیل کنندہ نے مختلف رقوم کی ادائیگی کا بھی دعوی کیا تھا۔ اپیل کنندہ نے اس بات کی بھی نشاندہی کی کہ حصص پہلے ہی اورینٹل بینک آف کامرس کے ساتھ گروی رکھے گئے تھے۔ پھر بھی اورینٹل بینک آف کامرس کو کوئی نوٹس نہیں دیا گیا اور حصص کو اورینٹل بینک آف کامرس کے حق میں حصص کے عہد کو نظر انداز کرتے ہوئے فروخت کیا گیا۔ ہمیں اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کی خوبیوں کا جائزہ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ ان اعتراضات کا فیصلہ نیلامی فروخت کے انعقاد سے پہلے نہیں کیا گیا تھا۔ پہلے مدعا علیہ نے ان اعتراضات کا پہلے فیصلہ نہ کرنے کی کوئی وضاحت نہیں دی ہے۔ ہمارے خیال میں عدالت عالیہ کا یہ مشاہدہ درست نہیں تھا کہ اعتراضات کا فیصلہ بعد کی تاریخ میں ان حصص کی فروخت کے بعد بھی کیا جا سکتا ہے جن سے اعتراضات متعلق تھے۔ اعتراضات پر فیصلہ سنائے بغیر نیلامی کی فروخت کے ساتھ آگے بڑھنا ایک مادی بے ضابطگی ہے جو فروخت کو ذائل کرتی ہے۔ اس طرح اپیل کنندہ نے اپنے اعتراضات کا قانون کے مطابق فیصلہ کرنے کا اپنا قیمتی حق کھو دیا ہے۔ اعتراضات نیلامی کی فروخت سے بہت پہلے اٹھائے گئے تھے اور ان کا فیصلہ نیلامی کی فروخت سے پہلے ہونا چاہیے تھا۔ ایسا کرنے میں ناکامی نے فروخت کو ذائل کر دیا۔

اپیل کنندہ نے یہ بھی دعوی کیا ہے کہ آرڈیننس نمبر 23، سال 1971، جسے یو پی شوگر انڈر ٹیکنگز (ایکوزیشن) آرڈیننس، 1971 کے نام سے جانا جاتا ہے، پر جاری کیا گیا تھا۔ نتیجے کے طور پر، ایس بی شوگر ملز کو حاصل کر لیا گیا اور منصوبے کی مقررہ تاریخ 2 جولائی 1971 تھی۔ اس آرڈیننس کی جگہ یو پی ایکٹ نمبر 23، سال 1971 نے لے لی۔ اپیل کنندہ کا دعوی ہے کہ مذکورہ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

آرڈیننس اور مذکورہ ایکٹ، یعنی اتر پردیش شوگر انڈرٹیکنگز (ایکوزیشن) ایکٹ، 1971 شقیں کے پیش نظر، منصوبہ سے منسلک قرضوں اور بوجھ کو مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 7 کے مطابق طے شدہ معاوضے کے خلاف ایڈجسٹ کیا جانا واجب ہے۔ ریلائنس کو اس سلسلے میں اس ایکٹ کے دفعہ 3 کی پہلی فقرہ پر رکھا گیا ہے۔ اپیل کنندہ کی یہ دلیل ہے کہ قابل ادائیگی کل معاوضہ اس ادارے کے محصولات کے واجبات سے بہت زیادہ ہوگا جس کے سلسلے میں اپیل کنندہ کے حصص کو عوامی نیلامی کے ذریعے فروخت کیا جانا تھا۔ اس لیے نیلامی فروخت کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ یہ دلیل پہلی بار ہمارے سامنے اٹھایا گیا ہے۔ اسے عدالت عالیہ کے سامنے نہیں اٹھایا گیا۔ نہ ہی ہمارے سامنے موجود ریکارڈوں میں کوئی حقیقی اعداد و شمار موجود ہیں جو یہ ظاہر کریں گے کہ معاوضے کی مقدار جس کے ایس بی شوگر ملز مذکورہ ایکٹ کے تحت حقدار ہوں گی۔ اس لیے ہم اس عرض کی جانچ کرنے سے انکار کرتے ہیں جو پہلی بار ہمارے سامنے اٹھایا گیا ہے۔

تاہم، اوپر دیے گئے ہمارے نتائج کے پیش نظر، اپیلوں کی اجازت ہے اور 2 جنوری 1974 کو ہونے والی نیلامی کی فروخت کو الگ کر دیا گیا ہے۔ جواب دہندگان 2 اور 3 کو ان کی جمع کردہ خریداری کی قیمت واپس لینے کی آزادی ہوگی جو ہمیں مطلع کیا جاتا ہے کہ فکسڈ ڈپازٹس میں جمع شدہ سود کے ساتھ لگائی گئی ہے۔ ان حالات میں اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document